باب ۲

# قصیدہ بُردہ شریف

عربی قصائد میں سے قصیدہ بُردہ شریف بہت مشہور ہے قصیدہ کے معنی مدح سرائی اور تعریف کرنے کے ہیں بردہ کے معنی دھاری دار چادر کے ہیں اس قصیدے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف انداز میں تعریف کی گئی ہے اس لیے اسے قصیدہ بردہ شریف کہا جاتا ہے اس قصیدہ کے مصنف حضرت امام شرف الدین محمد بن سعید بوصیری ہیں جو اپنے زمانے کے عاشق رسول تھے ان کا یہ قصیدہ بھی عشقِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ جاوید ثبوت ہے۔ جوانی کے عالم میں وہ امرا اور سلاطین کے قصیدے لکھتے رہے مگر بعد میں اسے ترک کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی میں مشغول ہو گئے ایک دفعہ آپ پر اچانک فالج ہو گیا علاج معالجہ کیا مگر کچھ بھی افاقہ نہ ہوا، بیماری جب طول پکڑ گئی تو دوست احباب سب ساتھ چھوڑ گئے حتیٰ کہ عزیز و اقارب تک بیزار ہو گئے آخر ایک روز ان کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دُعا مانگی جائے۔ چنانچہ اس نے نہایت ہی بے بسی کی حالت میں یہ نعتیہ قصیدہ کہا اور بارگاہ رسالت میں عقیدت مندی کے پھول پیش کیے اور پھر کچھ عرصہ تک یہی قصیدہ پڑھتے رہتے حتیٰ کہ ایک روز روتے روتے سو گئے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی آپ نے امام بوصیری کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو جب امام بوصیری بیدار ہوئے تو انہوں نے محسوس کیا کہ بالکل تندرست ہو گئے ہیں اور ان کا مرض جاتا رہا۔ یہ قصیدہ ۶۹۶ھ میں لکھا گیا تھا اور صدیاں گزرنے کے بعد بھی آج تک بالکل ایسے ہی محسوس ہوتا ہے کہ جیسا کہ ابھی ابھی لکھا گیا ہے۔

اس قصیدہ میں ایک طرح کے درود شریف جیسی خصوصیات ہیں لہٰذا جو شخص اسے خلوص دل سے پڑھتا ہے اس میں عشق رسول پیدا ہو جاتا ہے اس کی دینی و دنیاوی حاجات پوری ہو جاتی ہیں روز محشر میں حضور کی شفاعت ہو گی۔ قصیدہ بردہ شریف کے اشعار حسب ذیل ہیں:



## بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ مُنۡشِی الۡخَلۡقِ مِنۡ عَدَمٖ ۔۔۔ ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الۡمُخۡتَارِ فِی الۡقِدَمٖ

مَوۡلَایَ صَلِّ وَسَلِّمۡ دَآئِمًا اَبَدًا ۔۔۔ عَلٰی حَبِیۡبِکَ خَیۡرِ الۡخَلۡقِ کُلِّھِمٖ

اَمِنۡ تَذَکُّرِ جِیۡرَانٍۢ بِذِیۡ سَلَمٖ
مَزَجۡتَ دَمۡعًا جَرٰی مِنۡ مُّقۡلَۃٍۢ بِدَمٖ ۱

ذی سلم کے ہمسائیگان کی یاد میں تیری آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں جن میں خون ملا ہوا ہے جو برابر رواں دواں ہیں۔

اَمۡ ھَبَّتِ الرِّیۡحُ مِنۡ تِلۡقَآءِ کَاظِمَۃٍ
اَوۡ اَوۡمَضَ الۡبَرۡقُ فِی الظَّلۡمَآءِ مِنۡ اِضَمٖ ۲

کاظمہ یعنی مدینہ منورہ کی طرف سے دلکش ہوا چل پڑی ہے یا اندھیری رات کوہ اضم سے بجلی چمکی ہے۔

فَمَا لِعَیۡنَیۡکَ اِنۡ قُلۡتَ اکۡفُفَا ھَمَتَا
وَمَا لِقَلۡبِکَ اِنۡ قُلۡتَ اسۡتَفِقۡ یَھِمٖ ۳

تیری آنکھوں کو کیا ہوا کہ تو انہیں آنسو روکنے کے لیے کہتا ہے مگر وہ بے اختیار آنسو بہائے جا رہی ہیں ایسے ہی تیرے دل کو کیا ہوا وہ سنبھلنے کی بجائے اور غمناک ہو رہا ہے۔

٤ اَیَحْسَبُ الصَّبُّ اَنَّ الْحُبَّ مُنْکَتِمٌ
مَا بَیْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْهُ وَ مُضْطَرِمٖ

کیا محبّت میں رونے والا عاشق یہ خیال کرتا ہے کہ بہتے ہوئے آنسوؤں اور سوختہ دل کی آڑ میں اس کی محبت کا راز چھپ جائے گا ہرگز اس طرح چھپ نہیں سکتا۔

٥ لَوْلَا الْهَوٰی لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰی طَلَلٍ
وَلَا اَرِقْتَ لِذِکْرِ الْبَانِ وَ الْعَلَمٖ

اگر تو حضورؐ کا عاشق نہیں تو پھر کھنڈرات یعنی مکہ مکرمہ کے آثارات پر کیوں آنسو بہا رہا ہے۔ ایسے ہی محبّت میں درخت جان اور کوہ اضم کی یاد میں کیوں راتوں کو جاگتا رہتا ہے۔

٦ فَکَیْفَ تُنْکِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ
بِهٖ عَلَیْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمٖ

تیری محبت پر تیرے آنسو اور تیری بیماری گواہی دے رہی ہے یہ دونوں پکے اور سچے گواہ ہیں تو پھر تو اپنے عشق سے کس طرح انکار کر سکتا ہے۔

٧ وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّیْ عَبْرَةٍ وَّضَنًی
مِثْلَ الْبَهَارِ عَلٰی خَدَّیْكَ وَ الْعَنَمٖ

اور دردِ محبّت نے تیرے رخساروں پر آنسو اور لاغری کے باعث زرد گلاب اور گلنار کی مانند دو غم کے نمایاں آثار پیدا کر دیئے ہیں۔



٨ نَعَمْ سَرٰی طَیْفُ مَنْ اَهْوٰی فَاَرَّقَنِیْ
وَالْحُبُّ یَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمٖ

رات مجھے محبوب کا خیال آگیا جس کے باعث میں رات بھر جاگتا رہا ہاں محبّت دنیاوی لذات کو غم کے باعث فنا کر دیتی ہے یا اس میں مائل ہو جاتی ہے۔

٩ یَا لَائِمِیْ فِی الْهَوَی الْعُذْرِیِّ مَعْذِرَةً
مِنِّیْ اِلَیْكَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمٖ

اے میرے عشق پر ملامت کرنے والے میرا عشق بنی عذرا کے جوانوں جیسا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا لہٰذا میری معذرت قبول کیجئے اور اگر تو انصاف کرتا تو تجھے ملامت نہ کرتا۔

١٠ عَدَتْكَ حَالِیْ لَا سِرِّیْ بِمُسْتَتِرٍ
عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَآئِیْ بِمُنْحَسِمٖ

میرے عشق کا تذکرہ دوسروں تک بھی پہنچ چکا ہے اب تو نہ تو میرا راز محبّت چھپ سکتا ہے اور نہ میرا مرض رفع ہو سکتا ہے۔

١١ مَحَضْتَنِی النُّصْحَ لٰکِنْ لَّسْتُ اَسْمَعُهٗ
اِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِیْ صَمَمٖ

اے نصیحت کرنے والے بے شک تو خلوص سے مجھے نصیحت کرتا ہے لیکن میں اسے قطعاً نہیں سنتا ہوں کیونکہ عاشق ملامت کرنے والوں کی ملامت سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

١٢ إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيحَ الشَّيْبِ فِي عَذَلِي
وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِي نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

اے ناصح ہر چند کہ میں اپنی پیری کو بھی اپنی ملامت کے بارے میں موردِ الزام ٹھہرا چکا ہوں حالانکہ پیری نصیحت کرنے کے اعتبار سے تہمت کا الزام لگانے سے بہت دور ہے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّانِي

## فِي مَنْعِ هَوَى النَّفْسِ

١٣ فَإِنَّ أَمَّارَتِي بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ
مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

بلاشبہ میرے نفس امارہ نے جو مجھے برائی کی دعوت دیتا رہتا ہے۔ نے اپنی نادانی سے ڈرانے والے بڑھاپے کی نصیحت کو قبول نہ کیا۔

١٤ وَلَا أَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيلِ قِرَى
ضَيْفٍ أَلَمَّ بِرَأْسِي غَيْرَ مُحْتَشِمِ

اور اُس مہمان کے لیے جو اچانک میرے سر پر آگیا میرے نفس امارہ نے نیک عملوں سے اس کی کوئی مہمان نوازی نہ کی۔



١٥ لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنِّي مَا أُوَقِّرُهُ
كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِي مِنْهُ بِالْكَتَمِ

اگر میں جانتا ہوتا کہ میں اس مہمان کی عزت نہیں کروں گا تو میں اس رازِ پیری کو یعنی سفید بالوں کو وسمہ میں چھپا لیتا۔

١٦ مَنْ لِي بِرَدِّ جِمَاحٍ مِنْ غَوَايَتِهَا
كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

کون ہے جو میرے گمراہ نفس کو سرکشی سے روکنے کا ذمہ لے جس طرح کہ سرکش گھوڑوں کو لگام ڈالنے سے روکا جاتا ہے۔

١٧ فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِي كَسْرَ شَهْوَتِهَا
إِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّي شَهْوَةَ النَّهِمِ

سرکش نفس کی خواہشات کو گناہوں سے ختم کرنے کا ارادہ مت کر کیوں کہ کھانا زیادہ کھانے والے کی خواہش کو مزید کھانے کا عادی بنا دیتا ہے۔

١٨ وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ إِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلَى
حُبِّ الرَّضَاعِ وَإِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

نفس کی مثال دودھ پینے والے بچے کی طرح ہے جیسے دودھ پینے پر کھلی چھٹی دے دی جائے تو وہ دودھ کی محبت ہی میں جوان ہوگا اور اگر اسے دودھ چھڑا دیا جائے تو وہ چھوڑ دے گا۔

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهٗ
۱۹ اِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ اَوْ يَصِمِ

پس نفس کو اپنی خواہش سے روک دے اور خوب باخبر رہ کہ کہیں تو اُسے اپنا حاکم نہ بنالے کیونکہ خواہش نفس جس پر غلبہ پالیتی ہے تو اسے ہلاک کردیتی ہے یا کاہل بنا دیتی ہے۔

وَرَاعِهَا وَهِیَ فِی الْاَعْمَالِ سَائِمَةٌ
۲۰ وَاِنْ هِیَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَا تُسِمِ

اپنے نفس کی پوری طرح حفاظت کر جبکہ وہ اعمال میں چر رہا ہو اور اگر وہ اس چراگاہ کو اچھا تصوّر کرنے لگے تو مت چرنے دے۔

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِّلْمَرْءِ قَاتِلَةً
۲۱ مِّنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ اَنَّ السَّمَّ فِی الدَّسَمِ

نفس کئی بار اپنی خواہشوں کو بنا سنوار کر پیش کرتا ہے جو اس کے لیے نقصان دہ ہوتی ہیں وہ نہیں جانتا کہ بعض دفعہ مزے دار کھانے میں زہر ملا ہوتا ہے۔

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شِبَعٍ
۲۲ فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

فاقہ مستی اور پیٹ بھر کر کھانے کے خفیہ نقصان سے ڈرتا رہ کیونکہ بعض اوقات بھوک پیٹ بھر کر کھانے سے زیادہ بُرے اثرات پیدا کرتی ہے۔



وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَاَتْ
۲۳ مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

اپنی آنکھوں کو جو فتنہ نظر میں مبتلا ہیں خوب رو رو کر پاکیزہ کرے اور گناہوں پر نادم ہو کر توبہ کرلے پھر اس توبہ پر قائم ہوجا۔

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا
۲۴ وَاِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

نفس اور شیطان کی ہر طرح مخالفت کر اور ان کے کہنے پر بالکل نہ چل اگر وہ بطریق اخلاص بھی کوئی نصیحت کریں تو بھی انہیں جھوٹا خیال کر۔

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا
۲۵ فَاَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

ان دونوں یعنی نفس اور شیطان کی کسی حالت میں بھی اطاعت نہ کر خواہ وہ مخالفت کریں یا عادل بن کر انصاف کریں ان کے مکروفریب سے خوب باخبر رہ۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ
۲۶ لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا لِّذِیْ عُقُمِ

بے عمل گفتگو سے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کیونکہ بے عمل قول کہنا بلاشبہ بانجھ عورت کی طرف اولاد منسوب کرنا ہے۔

۲۷ اَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَّا ائْتَمَرْتُ بِهٖ
وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِيْ لَكَ اسْتَقِمِ

دوسروں کو نیکی کا حکم دیتا ہوں لیکن میں خود اس پر عمل نہیں کرتا تو جب میں خود سیدھے راستے پر نہیں چلتا تو میرا یہ کہنا کہ تو سیدھی راہ پر چل آخر تجھ پر کیسے اثر انداز ہو سکتا ہے۔

۲۸ وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً
وَلَمْ اُصَلِّ سِوٰى فَرْضٍ وَّلَمْ اَصُمِ

میں نے موت سے پہلے نفل عبادت کا کچھ بھی زادراہ تیار نہیں کیا نہ میں نے فرضی نماز کے علاوہ نفلی نماز پڑھی اور نہ میں نے فرضی روزے کے علاوہ نفلی روزے رکھے۔

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

## فِىْ مَدْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۹ ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْيَى الظَّلَامَ اِلٰى
اَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمِ

ہائے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع نہیں کی کہ ان کی عبادت کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے اندھیری رات میں اتنی عبادت کی کہ آپ کے دونوں پاؤں مبارک متورم ہو گئے۔

۳۰ وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَآءَهٗ وَطَوٰى
تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمِ

وہ ذاتِ اقدس جس نے بھوک کی شدت کے باعث اپنے پیٹ کو کسا اور اپنے نازک پیٹ پر پتھر باندھ لیا۔

۳۱ وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ
عَنْ نَّفْسِهٖ فَاَرَاهَا اَيَّمَا شَمَمِ

سونے کے بلند پہاڑوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پھسلانے کی کوشش کی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے استغناء کا مظاہرہ کیا اور ان کی التجا کی پروانہ کی۔

۳۲ وَاَكَّدَتْ زُهْدَهٗ فِيْهَا ضَرُوْرَتُهٗ
اِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْا عَلَى الْعِصَمِ

اور دنیاوی احتیاج نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زہد و تقویٰ کو اور بھی مضبوط کر دیا بے شک دنیا کی اغراض اور حاجات عصمت نبی پر غلبہ نہیں پا سکتی۔

۳۳ وَكَيْفَ تَدْعُوْا اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ
لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

دنیا کی ضرورت ایسی بلند و بالا ہستی کو کس طرح اپنی طرف مائل کر سکتی تھی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو دنیا عدم سے وجود ہی نہ آتی۔

۳۴ مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ومکان اور انس وجان کے سردار ہیں اور آپ دونوں فریقین یعنی عرب عجم کے بھی سردار ہیں۔

۳۵ نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِيْ فَلَآ اَحَدٌ
اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

ہمارے نبی اوامر ونواہی کا حکم دینے والے ہیں اور ان سے بڑھ کر کوئی راست گو نہیں کسی سوال کا جواب دینے میں آپ سے بڑھ کر کوئی صادق نہیں خواہ وہ ہاں میں ہو یا نفی میں ہو۔

۳۶ هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

آپ اللہ تعالیٰ کے ایسے محبوب ہیں کہ ہر قسم کی مصیبت اور خطرے میں ان کی شفاعت کی امید کی جا سکتی ہے۔

۳۷ دَعَا اِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ
مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

آپ نے لوگوں کو دعوت دی کہ اللہ کے دین کی طرف آؤ پس جن لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول کر لیا۔ تو وہ ایسی رسی کو تھامنے والے ہیں کہ جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں ہے۔

۳۸ فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِيْ خَلْقٍ وَّفِيْ خُلُقٍ
وَّلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صورت اور کردار کے اعتبار سے تمام انبیاء پر فوقیت رکھتے ہیں اور کوئی دوسرا نبی آپ کے مقام اور علم پر نہیں پہنچ سکا۔

۳۹ وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

تمام انبیاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دریائے معرفت اور رحمت کی بارش سے ایک چلو یا ایک قطرہ حاصل کرنے کی التماس کرتے ہیں۔

۴۰ وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ
مِنْ نُّقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

تمام انبیاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہیں اور سب آپ کی کتاب علم میں سے ایک نقطے اور کتاب حکم میں سے اعراب کی سی حیثیت رکھتے ہیں۔

۴۱ فَهُوَ الَّذِيْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

پس آپ کی ذات اقدس وہ ہے جن کی سیرت مکمل ہو گئی ہے پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا حبیب بنا کر مقام محبوبیت عطا فرما دیا ہے۔

۴۲ مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيكٍ فِي مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن جامع اور منزہ ہیں کہ ان میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہو سکتا پس جو حسن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے وہ تقسیم ہونے والا نہیں ہے۔

۴۳ دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِي نَبِيِّهِمِ
وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيهِ وَاحْتَكِمِ

عیسائیوں نے اپنے نبی کے بارے میں جو دعویٰ کیا اسے چھوڑ دیجیے باقی جو تمہارے دل میں آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرو اور اچھے طریقے سے مدح سرائی کرو۔

۴۴ وَانْسُبْ إِلٰى ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ إِلٰى قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے متعلق جو چاہیں نسبت قائم کریں اور آپ کے نسب کے متعلق جو عظمت منسوب کرنا چاہیں کریں۔

۴۵ فَإِنَّ فَضْلَ رَسُولِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ
حَدٌّ فَيُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

پس بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کی کوئی حد نہیں کہ کوئی بولنے والا اپنی زبان سے آپ کی فضیلت بیان کر سکے۔

۴۶ لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهٗ اٰيَاتُهٗ عِظَمًا
اَحْيَى اسْمُهٗ حِينَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ

بارگاہ رب العزت میں حضور کا وہ مرتبہ ہے کہ اگر اس مرتبہ کے مطابق معجزات دیئے جاتے تو معجزات کی یہ حد ہوتی کہ جب کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک بوسیدہ ہڈیوں پر پڑھا جاتا تو وہ زندہ ہو جاتیں۔

۴۷ لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَى الْعُقُولُ بِهٖ
حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شفقت کی بنا پر ہمیں ایسی چیزوں سے نہیں آزمایا کہ جن سے لوگ حیران ہو جاتے ہیں اس لیے نہ ہم شک اور وہم میں پڑے اور نہ حیرت زدہ ہوئے۔

۴۸ اَعْيَى الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فہم کے کمالات نے سب کو ہیچ کر دیا پس کوئی شخص جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو یا دور ہو پس وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات بیان کرنے میں عاجز ہے۔

۴۹ كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ
صَغِيرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اَمَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سورج کی طرح ہیں جو دور سے چھوٹا سا نظر آتا ہے مگر نزدیک سے آنکھ کو عاجز کر دیتا ہے۔

۵۰ وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهُ
قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

اور وہ لوگ سمجھ دار نہیں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت سے محروم رہ کر اپنے خواب و خیال میں گم ہیں وہ اس دنیا میں حضور کی حقیقت کو کیسے پا سکتے ہیں۔

۵۱ فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ أَنَّهُ بَشَرٌ
وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللهِ كُلِّهِمِ

پس ہمارے علم کی انتہا یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اعلیٰ البشر ہیں مگر حقیقت میں وہ ساری مخلوق سے افضل ہیں۔

۵۲ وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهِ بِهِمِ

اور ہر طرح کا معجزہ جو آپ سے پہلے ہر نبی کو ملا وہ درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہی سے ملا ہے۔

۵۳ فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مثل آفتاب ہیں اور دوسرے انبیاء کرام ستاروں کی مانند ہیں۔ اور آفتاب لوگوں کے لیے اندھیرے میں اپنے انوار ظاہر کر رہا ہے۔

۵۴ حَتّٰى إِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَا
هَا الْعٰلَمِيْنَ وَأَحْيَتْ سَائِرَ الْأُمَمِ

یہاں تک کہ جب یہ آفتاب خوب کمال کی حد تک روشن ہوا تو اس کی روشنی تمام دنیا میں پھیل گئی اور اس نے گروہوں کو زندہ کر دیا۔

۵۵ أَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کیسی عزت والی ہے کہ آپ کے اخلاق نے اسے اور بھی دوبالا کر دیا ہے آپ حسن رخ زیبا میں صاحب بشارت ہیں۔

۵۶ كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ
وَّالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِي هِمَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تازگی میں شگوفہ بزرگی میں چودھویں رات کا چاند سخاوت میں دریا اور ہمت میں بلند دہر کی طرح ہیں۔

۵۷ كَأَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ فِي جَلَالَتِهِ
فِي عَسْكَرٍ حِيْنَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمِ

گویا کہ آپ اپنے جمال و جلال میں یکتا ہیں جب کبھی تو حضور کو اکیلا دیکھے گا تو تجھے ایسا معلوم ہوگا کہ آپ کے ساتھ بڑے غلام اور سپاہیوں کا لشکر ہے۔

۵۸ كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِىْ صَدَفٍ
مِنْ مَّعْدَنَىْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمٖ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بولنے کی طاقت ایک خزانہ ہے اور آپ کے تبسم فرمانے کی طاقت دوسرا خزانہ ہے جب ان دونوں خزانوں سے کوئی بات نکلتی ہے تو وہ اس موتی کی مانند ہے جو سیپ میں چھپا ہوا ہوتا ہے

۵۹ لَا طِيْبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَهٗ
طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمٖ

کوئی خوشبو اس خاک کے برابر نہیں ہو سکتی جس نے آپ کے جسم اطہر کو اپنے اندر چھپایا ہوا ہے یعنی روضہ اطہر کی خاک ہر قسم کی مٹی سے افضل ہے۔

## اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ

## فِىْ مَوْلِدِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

۶۰ اَبَانَ مَوْلِدُهٗ عَنْ طِيْبِ عُنْصُرِهٖ
يَا طِيْبَ مُبْتَدَاٍ مِّنْهُ وَمُخْتَتَمٖ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ولادت نے بسبب حضور کی پاکی کے پاکیزگی طبع کو ظاہر کر دیا کتنا پاک و پاکیزہ آپ کا آغاز ہے اور ایسے ہی آپ کا اختتام پاکیزہ ہے۔



۶۱ يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيْهِ الْفُرْسُ اَنَّهُمْ
قَدْ اُنْذِرُوْا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمٖ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن وہ دن تھا جب اہل فارس نے اپنی فراست سے یہ معلوم کر لیا کہ وہ عنقریب سختی اور عذاب کے نزول سے ڈرائے جائیں گے یعنی ان پر تنگی اور عذاب نازل ہو گا۔

۶۲ وَبَاتَ اِيْوَانُ كِسْرٰى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ
كَشَمْلِ اَصْحَابِ كِسْرٰى غَيْرَ مُلْتَئِمٖ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے دن کسریٰ کا محل ایسے پاش پاش ہو گیا جیسے نوشیرواں کا لشکر تتر بتر ہو گیا اور پھر وہ کبھی اکٹھا نہ ہو سکا۔

۶۳ وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ
عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِى الْعَيْنِ مِنْ سَدَمٖ

آتش کدہ ایران کی آگ اور اس کے شعلے ہمیشہ کے لیے ٹھنڈے ہو گئے اور نہر فرات بسبب شرمندگی اپنی اصل جگہ بدل گئی اور دوسری جگہ پہ بہنے لگی۔

۶۴ وَسَآءَ سَاوَةَ اَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا
وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِىْ

ساوہ کے رہنے والے لوگ اس وجہ سے غم زدہ ہو گئے کہ ان کا بحیرہ ساوہ خشک ہو گیا اور اس بحیرے پر آنے والا تشنہ اور ناکام واپس لوٹا دیا گیا۔

كَأَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ
۶۵ حُزْنًا وَّبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

گویا آگ میں غم کی وجہ سے پانی کی سی خاصیت یعنی تری پیدا ہوگئی اور پانی میں آگ کی سی خاصیت یعنی تپش پیدا ہوگئی۔

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
۶۶ وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَّعْنًى وَّمِنْ كَلِمِ

حضور کی پیدائش کے وقت جناب آپ کی نبوت پر شہادت دے رہے ہیں اور آپ کی نبوت کے انوار چمک رہے ہیں اور حقیقت باتوں اور شہادتوں سے ظاہر ہو رہی تھی۔

عَمُوْا وَصَمُّوْا فَإِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ
۶۷ تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْإِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

منکرین حق جان بوجھ کر اندھے ہوگئے باوجودیکہ اس سے پہلے ان کا منجم انہیں یہ خبر دے چکا تھا کہ ان کا جھوٹا دین اب باقی نہیں رہے گا۔

مِنْ بَعْدِ مَا أَخْبَرَ الْأَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ
۶۸ بِأَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

حضور کے متعلق اپنے کاہنوں سے خبر سننے کے باوجود وہ اندھے اور بہرے ہوگئے اور انہیں یقین ہو گیا تھا کہ ان کا ٹیڑھا دین زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکے گا۔



وَبَعْدَ مَا عَايَنُوْا فِي الْأُفُقِ مِنْ شُهُبٍ
۶۹ مُنْقَضَّةٍ وَّفْقَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ صَنَمِ

انہوں نے آسمان پر شہاب ثاقب ٹوٹتے ہوئے دیکھے اسی طرح زمین پر بتوں کو گرتے ہوئے دیکھا اس کے باوجود وہ لوگ اندھے اور بہرے رہے۔

حَتّٰى غَدَا عَنْ طَرِيْقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ
۷۰ مِّنَ الشَّيَاطِيْنِ يَقْفُوْا إِثْرَ مُنْهَزِمِ

یہاں تک شیطانوں پر شہاب ثاقب کے ٹوٹنے کے اس قدر زیادہ ٹکڑے پڑے کہ وہ آسمان کے دروازہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کے پیچھے بھاگنے لگے۔

كَأَنَّهُمْ هَرَبًا أَبْطَالُ أَبْرَهَةٍ
۷۱ أَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَّاحَتَيْهِ رُمِي

شیاطین اس طرح بھاگے کہ جس طرح ابرہہ کی فوج کے بہادر سپاہی بیت اللہ پر حملہ کے وقت بھاگے تھے۔ یا وہ کفار کے اس لشکر کی طرح تھے کہ جس پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں پھینکی تھیں اور وہ بھاگ گئے تھے۔

نَبْذًا بِهٖ بَعْدَ تَسْبِيْحٍ بِبَطْنِهِمَا
۷۲ نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ أَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریوں کو اس طرح پھینکا تھا کہ وہ ہاتھوں سے تسبیح پڑھتی ہوئی نکلیں جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے یونس علیہ السلام کو جب مچھلی کے پیٹ سے باہر پھینکا تو وہ تسبیح پڑھ رہے تھے۔

# الفصل الخامس

## فی معجزته علیه الصلوٰة والسلام

۷۳ جاءت لدعوته الاشجار ساجدة
تمشی الیه علی ساق بلاقدم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بلاتے پر درخت سجدہ کرتے ہوئے بغیر پاؤں کے اپنی پنڈلیوں پر چلتے ہوئے حاضر ہوگئے۔

۷۴ کانما سطرت سطرا لما کتبت
فروعها من بدیع الخط فی اللقم

درخت جب آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو گویا ان درختوں کے آنے کی وجہ سے زمین پر سیدھی سطریں پڑگئیں اور ان درختوں کی شاخوں نے ان سطروں کے درمیان خوبصورت خط میں کتابت کردی

۷۵ مثل الغمامة انی سار سائرة
تقیه حر وطیس للهجیر حمی

وہ درخت اس بادل کی طرح تھے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں وہ تشریف لے جاتے ساتھ چلے چلے جاتے اور سر مبارک پر سایہ کرتے اور آپ کو دوپہر کی تیز دھوپ سے محفوظ رکھتے۔



۷۶ اقسمت بالقمر المنشق ان له
من قلبه نسبة مبرورة القسم

میں شق ہونے والے چاند کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس چاند کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک سے سچی نسبت تھی اور میری یہ قسم سچی اور پکی ہے۔

۷۷ وما حوی الغار من خیر ومن کرم
وکل طرف من الکفار عنه عمی

وہ غار ثور قابل تحسین ہے جس نے خیر یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور کرم یعنی حضرت ابوبکرؓ کو چھپنے کے لیے اس طرح موقع فراہم کیا کہ تمام کفار کی آنکھیں اندھی ہوگئیں یعنی وہ آپ کو دیکھ نہ سکے۔

۷۸ فالصدق فی الغار والصدیق لم یرما
وهم یقولون ما بالغار من ارم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ غار میں تھے مگر کفار اس طرح اندھے ہوئے کہ کہنے لگے کہ غار میں کوئی آدمی نہیں ہے۔

۷۹ ظنوا الحمام وظنوا العنکبوت علی
خیر البریة لم تنسج ولم تحم

کفار نے خیال کیا کہ اس غار کے منہ پر جس میں حضور چھپے تھے نہ کبوتریاں انڈے دیتیں اور نہ مکڑی جالا بنتی یعنی اگر حضور اندر ہوتے تو یہ جالا اور انڈے نہ ہوتے۔

وِقَايَةُ اللهِ اَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ
مِّنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمِ ۸۰

اللہ تعالیٰ کی حفاظت نے آپ کو دُہری زرہوں اور بلند قلعوں کی پناہ سے بے نیاز کر دیا تھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا محافظ بننا بہت مضبوط تھا۔

مَا سَامَنِی الدَّهْرُ ضَيْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ
اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ ۸۱

جب سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے پناہ مانگی ہے زمانے نے مجھے کبھی تکلیف اور دکھ نہیں دیا اور حضور کی دی ہوئی پناہ ایسی ہے کہ جسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا۔

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَی الدَّارَيْنِ مِنْ يَّدِهٖ
اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰی مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ ۸۲

میں نے جب کبھی آپ کے ہاتھ مبارک سے دین و دنیا کی دولت کی خواہش کی تو مجھے ان بہترین ہاتھوں سے جنہیں چوما جاتا ہے سب کچھ مل گیا۔

لَا تُنْكِرِ الْوَحْیَ مِنْ رُّؤْيَاهُ اِنَّ لَهٗ
قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ ۸۳

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وحی کی حقیقت کا انکار نہ کر جو خواب میں تھی۔ کیونکہ آپ کا دل جاگتا رہتا تھا جبکہ آنکھیں سوئی ہوئی نظر آتی تھیں۔



وَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهٖ
فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ ۸۴

اور ان خوابوں کا آنا اس وقت تھا جبکہ حضور نبوت کی بلوغت تک پہنچ چکے تھے۔ پس اس حال میں جبکہ نبوت کا وقت آ پہنچا وحی کا انکار کرنے کی کوئی وجہ جواز نہیں۔

تَبَارَكَ اللهُ مَا وَحْیٌ بِمُكْتَسَبٍ
وَّلَا نَبِیٌّ عَلٰی غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ ۸۵

اللہ کی ذات بڑی برکت والی ہے بھلا وحی کسبی ہو سکتی ہے یعنی وحی کسبی نہیں ہوتی اور نہ کوئی نبی غیب میں متہم ہو سکتا ہے یعنی نبی اللہ ہی کی طرف سے غیب بات بتاتا ہے۔

كَمْ اَبْرَاَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ
وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ ۸۶

کتنی مرتبہ آپ کے ہاتھوں نے مریضوں کو چھو کر اچھا کر دیا اور دیوانوں کو قید جنوں سے رہا کر دیا۔ اور کتنی بار گمراہوں کو ہدایت ملی۔

وَاَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَآءَ دَعْوَتُهٗ
حَتّٰی حَكَتْ غُرَّةً فِی الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ ۸۷

آپ کی دُعا نے خشک سالی کو نئی حیات بخش دی یہاں تک وہ سال نہایت سرسبز زمانوں کی پیشانی میں نمایاں ہو گیا۔

۸۸ بِعَارِضٍ جَادَ اَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا
صَيْبًا مِّنَ الْيَمِّ اَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

وہ بادل اس قدر زور سے برسا یہاں تک کہ وادیاں دریا کی مانند ہوگئیں یا ایسا معلوم ہوا کہ عَرِم کا سیلاب یہاں آگیا ہے۔

# اَلْفَصْلُ السَّادِسُ

## فِیْ شَرَفِ الْقُرْاٰنِ وَمَدْحِهٖ

دَعْنِیْ وَوَصْفِیْ اٰیَاتٍ لَّهٗ ظَهَرَتْ
۸۹ ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰی لَيْلًا عَلٰى عَلَمِ

اے دوست مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ان معجزات میں مشغول رہنے دے کہ جو اس طرح ظاہر اور روشن ہیں کہ جس طرح مہمانی کی آگ رات کے وقت بلندی کوہ کو روشن ہوتی ہے۔

۹۰ فَالدُّرُّ يَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمٌ
وَلَيْسَ يَنْقُصُ قَدْرًا غَيْرَ مُنْتَظِمِ

بکھرے ہوئے موتیوں کی قدر وقیمت پھر بھی کم نہیں ہوتی، اگر انہی موتیوں کو ہار میں پرو دیا جائے تو ان کی زیبائش بڑھ جاتی ہے۔

۹۱ فَمَا تَطَاوَلُ اٰمَالُ الْمَدِيْحِ اِلٰى
مَا فِيْهِ مِنْ كَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے اخلاق حسنہ اور شمائل اتنے اچھے ہیں کہ وہاں تک مدح سرائی کی امیدیں رسائی حاصل نہیں کر سکتیں۔

۹۲ اٰيَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ
قَدِيْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

قرآنی آیات جنہیں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے حق ہیں وہ بلحاظ تلفظ اور حروف کے حادث ہیں اور باعتبار اللہ کی صفت کے قدیم ہیں۔

۹۳ لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِيَ تُخْبِرُنَا
عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ اِرَمِ

وہ آیات قرآن کسی زمانے سے ہرگز مقید نہیں ہیں بلکہ ہمیں عالم آخرت اور قوم عاد اور قبیلہ ارم کی خبر دیتی ہیں۔

۹۴ دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ
مِّنَ النَّبِيِّيْنَ اِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

یہ آیات مبارکہ ہمیشہ کے لیے ہمارے پاس موجود ہیں پس وہ تمام معجزوں پر جو پہلے پیغمبروں کو ملے تھے فوقیت رکھتی ہیں کیونکہ جب ان کے معجزے ظاہر ہوئے تو وہ بعد میں نہ رہے۔

۹۵ مُحَكَّمَاتٌ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ
لِذِیْ شِقَاقٍ وَّلَا يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمٍ

وہ آیات محکم ہیں اور ان میں کسی دوسرے فریق کے لیے شک کی گنجائش نہیں اور نہ وہ بذاتِ خود کسی دوسرے حکم کی محتاج ہیں۔

۹۶ مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ
اَعْدَی الْاَعَادِیْ اِلَيْهَا مُلْقِیَ السَّلَمِ

ان آیات کا جب کسی نے مقابلہ کرنا چاہا تو وہ خود ہی ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہوا۔ اور عاجز آکر گردن تسلیم خم ہوا۔

۹۷ رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰی مُعَارِضِهَا
رَدَّ الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِیْ عَنِ الْحَرَمِ

ان آیات کی بلاغت نے اپنے مدمقابل کے دعویٰ کو اس طرح رد کر دیا کہ جس طرح کوئی غیرت مند انسان کسی بدکردار کو اپنے حرم میں داخل ہونے سے روکتا ہے۔

۹۸ لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِیْ مَدَدٍ
وَفَوْقَ جَوْهَرِهٖ فِی الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

آیات قرآنی اپنے اندر کئی معانی رکھتی ہیں جو سمندر کی لہروں کی طرح ایک دوسرے کی معاون اور مددگار ہیں اور یہ معانی اپنے حسن و جمال اور قدر قیمت کے اعتبار سے سمندر کے موتیوں سے بڑھ کر ہیں۔

۹۹ فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی عَجَائِبُهَا
وَلَا تُسَامُ عَلَی الْاِكْثَارِ بِالسَّاَمِ

اس لیے کہ ان آیات قرآنی کے عجائبات گنے نہیں جا سکتے اور نہ جمع کیے جا سکتے ہیں۔ اور قرآنی آیات کی کثرت سے تلاوت کرنے کے باوجود طبیعت نہیں اکتاتی۔

۱۰۰ قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيْهَا فَقُلْتُ لَهٗ
لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

ان آیات کو پڑھنے والے کی آنکھ ٹھنڈی ہو گئی تو میں نے اس سے کہا کہ اللہ کی رسی کو پکڑنے میں کامیاب ہو گیا پس اسے مضبوطی سے پکڑے رکھ۔

۱۰۱ اِنْ تَتْلُهَا خِيْفَةً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظٰی
اَطْفَاْتَ حَرَّ لَظٰی مِنْ وِّرْدِهَا الشَّبِمِ

اگر تو دوزخ کی آگ سے بچنے کے لیے ان آیتوں کو پڑھے گا تو بے شک ان آیات کے ٹھنڈے اثرات سے دوزخ کی آگ بجھ جائے گی۔

۱۰۲ كَاَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوْهُ بِهٖ
مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاءُوْهُ كَالْحُمَمِ

گویا آیات قرآنیہ حوض کوثر ہیں جس سے قیامت کے روز گنہگاروں کے چہرے روشن ہو جائیں گے حالانکہ حوض پر آنے سے پہلے وہ کوئلوں کی طرح کالے ہوں گے۔

١٠٣ وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً
فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

قرآنی آیات عدل کرنے میں پل صراط اور میزان کی مانند ہیں اور ان کے بغیر لوگوں میں عدل قائم نہیں ہو سکتا۔

١٠٤ لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا
تَجَاهُلًا وَهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

اگر کوئی حسد کی بنا پر ذہن اور فہم رکھنے کے باوجود انکار کرتا ہے تو وہ جہالت کی وجہ سے انکار نہیں کرتا بلکہ عناد کی بنا پر انکار کرتا ہے۔

١٠٥ قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ
وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

بسا اوقات آنکھ آشوب چشم کی وجہ سے سورج کی روشنی کو برا سمجھنے لگتی ہے اور کبھی منہ بیماری کے باعث پانی کے مزے کو محسوس نہیں کرتا۔

# الْفَصْلُ السَّابِعُ

## فِي إِسْرَائِهِ وَمِعْرَاجِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٠٦ يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمَ الْعَافُونَ سَاحَتَهُ
سَعْيًا وَفَوْقَ مُتُونِ الْأَيْنُقِ الرُّسُمِ

اے سب سے اچھے سخی جس کے دربار میں اہل حاجت پیادہ اور تیز رفتار اونٹنیوں پر بیٹھ کر چلے آتے ہیں۔

١٠٧ وَمَنْ هُوَ الْآيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ
وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

اور اے وہ ذات جو عبرت حاصل کرنے والے کے لیے بڑی نشانی ہے اور اے وہ ذات جو غنیمت جاننے والے کے لیے سب سے بڑی نعمت ہے۔

١٠٨ سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا إِلَى حَرَمٍ
كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِي دَاجٍ مِنَ الظُّلَمِ

آپ نے رات کے کچھ حصے میں حرم مکہ سے بیت المقدس تک سفر کیا جیسا کہ چودھویں رات کا چاند اندھیری رات میں چلتا ہے۔

١٠٩ وَبِتَّ تَرْقٰى اِلٰى اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً
مِنْ قَابَ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

آپ رات ہی رات میں اوپر کی طرف پرواز کرتے گئے یہاں تک کہ قاب قوسین کا بلند مقام پا لیا جہاں آج تک نہ کوئی پہنچا ہے اور نہ پہنچے گا۔

١١٠ وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَآءِ بِهَا
وَالرُّسْلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ

بیت المقدس میں تمام نبیوں اور رسولوں نے آپ کو اپنا امام بنایا جس طرح کہ آقا اپنے خادموں کا پیشوا بنایا جاتا ہے۔

١١١ وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ
فِيْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

آپ نے ساتوں آسمانوں کا سفر پیغمبروں میں گزرتے ہوئے طے کیا اور آپ کے ساتھ جو فرشتے تھے آپ ان سب کے سردار تھے۔

١١٢ حَتّٰى اِذَا لَمْ تَدَعْ شَاْوًا لِّمُسْتَبِقٍ
مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِّمُسْتَنِمِ

آپ بڑھتے بڑھتے اس مقام تک پہنچے کہ کسی دوسرے آگے بڑھنے والے کے لیے کوئی درجہ قرب نہ رہا اور نہ کسی اور چڑھنے والے کے لیے کوئی اور جگہ باقی رہی۔

١١٣ خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ
نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

آپ نے اپنے خداداد مقام کی وجہ سے تمام انبیاء علیہم السلام کے مقامات کو پست کر دیا کیونکہ شب معراج میں آپ مثل علم مفرد پکارے گئے۔

١١٤ كَيْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ اَيِّ مُسْتَتِرٍ
عَنِ الْعُيُوْنِ وَسِرٍّ اَيِّ مُكْتَتِمِ

آپ قرب کے اتنے مقام پر اس لیے بلائے گئے کہ وصل کی نعمت سے بہرہ ور ہوں جو لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے اور اس راز سے آگاہ ہوں جسے کوئی نہیں جانتا۔

١١٥ فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ
وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

پس آپ نے ہر ایک فضیلت بغیر کسی اور کی شرکت کے حاصل کر لی اور ہر بلند مقام سے بغیر کسی مزاحمت کے گزر گئے۔

١١٦ وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيْتَ مِنْ رُتَبٍ
وَعَزَّ اِدْرَاكُ مَا اُوْلِيْتَ مِنْ نِعَمِ

اور آپ جن مراتب کے مالک بنائے گئے وہ بہت قدر والے ہیں اور جن نعمتوں سے آپ نوازے گئے ان کا ادراک بہت مشکل ہے۔

١١٧ بُشریٰ لَنَا مَعشَرَ الاِسلَامِ اِنَّ لَنَا
مِنَ العِنَایَۃِ رُکنًا غَیرَ مُنھَدِمٖ

اے اسلام کے گروہ ہمارے لیے بہت بڑی بشارت ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت سے ہمیں شریعت کا وہ ستون میسر آگیا ہے جو کبھی گرنے والا نہیں۔

١١٨ لَمَّا دَعَی اللّٰہُ دَاعِینَا لِطَاعَتِہٖ
بِاَکرَمِ الرُّسُلِ کُنَّا اَکرَمَ الاُمَمِ

جب اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ہمیں اللہ کی اطاعت کی طرف بلاتے ہیں اکرم الرسل کہہ کر پکارا تو ہم افضل اُمت قرار دیئے گئے۔

## اَلفَصلُ الثَّامِنُ

## فِی جِھَادِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ

١١٩ رَاعَت قُلُوبَ العِدٰی اَنبَاءُ بِعثَتِہٖ
کَنَبأَۃٍ اَجفَلَت غُفلًا مِّنَ الغَنَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی خبروں نے دشمنوں کے دلوں کو اس طرح خوف زدہ کر دیا جس طرح کہ شیر کی آواز یعنی خبر بکریوں کے ریوڑ کو ڈرا دیتی ہے۔



١٢٠ مَا زَالَ یَلقَاھُم فِی کُلِّ مُعتَرَکٍ
حَتّٰی حَکَوا بِالقَنَا لَحمًا عَلٰی وَضَمٖ

حضور ہر ایک میدان جنگ میں کافروں سے لڑتے رہے حتّٰی کہ وہ کافر نیزے لگنے سے اس گوشت کی مانند ہو گئے جو قصاب کے تختہ پر پڑا ہوتا ہے۔

١٢١ وَدُّوا الفِرَارَ فَکَادُوا یَغبِطُونَ بِہٖ
اَشلَاءَ شَالَت مَعَ العِقبَانِ وَالرَّخَمٖ

کفار بھاگنے کا ارادہ رکھتے تھے پس قریب تھا کہ وہ بھاگنے کی بنا پر ان اعضاء پر رشک کرے جنہیں مردار خور جانور اور گدھ اُوپر لے اُڑتے۔

١٢٢ تَمضِی اللَّیَالِی وَلَا یَدرُونَ عِدَّتَھَا
مَا لَم تَکُن مِن لَّیَالِی الاَشھُرِ الحُرُمٖ

جب تک حرمت والے مہینوں کی راتیں نہ آجاتیں راتیں گزرتی رہتیں مگر کافر انہیں شمار کرنا نہیں جانتے تھے۔

١٢٣ کَاَنَّمَا الدِّینُ ضَیفٌ حَلَّ سَاحَتَھُم
بِکُلِّ قَرمٍ اِلٰی لَحمِ العِدٰی قَرِمٖ

گویا اسلام ایک مہمان ہے جو ایسے بہادروں اور سرداروں کو لے کر کافروں کے صحن میں اترا جن میں سے ہر ایک سردار دشمنوں کے گوشت کھانے کا خواہشمند تھا۔

۱۲۴ يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ
يَرْمِي بِمَوْجٍ مِنَ الْأَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

اسلام ایک ایسا لشکر لایا جس کے بہادر سپاہی خوش رفتار گھوڑوں پر میدان جنگ میں آئے اور وہ لشکر ایسے دشمنوں کی فوج سے ایسے ٹکرایا جیسے دریا کی موجیں آپس میں ٹکراتی ہیں۔

۱۲۵ مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِلّٰهِ مُحْتَسِبٍ
يَسْطُو بِمُسْتَأْصِلٍ لِلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

اس لشکر کا ہر ایک بہادر اللہ تعالیٰ کے حکم کا تابع ہے اپنے جہاد کے ثواب کی امید اللہ سے رکھتا ہے وہ ایسی تلوار سے حملہ کرتا ہے جو کفر کو جڑ سے کاٹنے والی اور برباد کرنے والی ہے۔

۱۲۶ حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَهِيَ بِهِمْ
مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُولَةَ الرَّحِمِ

اسلام کے بہادر یہاں تک لڑتے رہے کہ ملت اسلام جس کا وجود ان صحابہ کی وجہ سے تھا اپنی غربت اور کمزوری کے بعد اپنے غم خوار بھائیوں سے ملنے والی ہوگئی۔

۱۲۷ مَكْفُولَةً أَبَدًا مِنْهُمْ بِخَيْرِ أَبٍ
وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

ملت اسلامیہ ان بہادر صحابہ کرام کی وجہ سے بہترین باپ اور بہترین شوہر کے ذریعے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محفوظ ہوگئی اب نہ وہ کبھی یتیم ہوگی اور نہ بیوہ۔



۱۲۸ هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُصَادِمَهُمْ
مَاذَا رَأَى مِنْهُمْ فِي كُلِّ مُصْطَدَمِ

وہ صحابہ کرام پہاڑ کی مانند ہیں ان کے بارے میں ان کے دشمنوں سے دریافت کرے کہ میدان جنگ میں انہوں نے ان کے بارے میں کیا کیا دیکھا۔

۱۲۹ فَسَلْ حُنَيْنًا وَسَلْ بَدْرًا وَسَلْ أُحُدًا
فُصُولَ حَتْفٍ لَهُمْ أَدْهٰى مِنَ الْوَخَمِ

اگر تمہیں اعتبار نہیں تو حنین بدر احد میں شامل ہونے والوں سے پوچھ لے کہ ان کافروں کی موت ہیضے طاعون وغیرہ کی بیماری سے کتنی زیادہ شدید تھی۔

۱۳۰ الْمُصْدِرِي الْبِيضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ
مِنَ الْعِدَا كُلَّ مُسْوَدٍّ مِنَ اللِّمَمِ

اسلام کے بہادر صحابہ کرامؓ اپنی چمکتی ہوئی تلواریں دشمنوں کے لمبے لمبے سیاہ بالوں پر مارنے کے بعد خون سے رنگی ہوئی واپس لاتے تھے۔

۱۳۱ وَالْكَاتِبِينَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ
أَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

اسلام کے بہادر جنگجو سپاہی اپنے خطی نیزوں سے لکھتے تھے کہ ان قلموں نے دشمنوں کے جسم کا کوئی حرف یعنی عضو بغیر نقطے یعنی زخم کے رہنے نہیں دیا۔

۱۳۲ شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيمَا تُمَيِّزُهُمْ
وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيمَا مِنَ السَّلَمِ

یہ بہادرانِ اسلام پوری طرح مسلح تھے جن کے لیے ایک خاص نشان تھا جو انہیں دوسروں سے ممتاز کرتا تھا جس طرح گلاب کیکر کے درخت سے ممتاز ہوتا ہے۔

۱۳۳ تُهْدِي إِلَيْكَ رِيَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمُ
فَتَحْسَبُ الزَّهْرَ فِي الْأَكْمَامِ كُلَّ كَمِي

نصرتِ الٰہی کی وہ ہوا ان بہادر مجاہدوں کی خوشبو کا تحفہ تیری طرف بھیجتی ہے پس تو ایسا خیال کریگا کہ ہر مجاہد اپنے غلافوں میں ایک طرح کا شگوفہ ہے۔

۱۳۴ كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُورِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًا
مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

وہ مجاہدینِ اسلام گھوڑوں کی پشتوں پر گویا ٹیلوں کی سبز گھاس تھے جس کی وجہ سے وہ اپنی سواری پر ہوشیار رہتے تھے نہ کہ گھوڑوں کی پیٹھ پر زین کا خوب کسا جانا۔

۱۳۵ طَارَتْ قُلُوبُ الْعِدَا مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا
فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

دشمنوں کے دل ان مجاہدین کے حملوں کی وجہ سے خوف زدہ ہو گئے۔ پس وہ بکری کے بچوں اور بہادر مجاہدین میں تمیز نہ کر پاتے تھے۔



۱۳۶ وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُولِ اللهِ نُصْرَتُهُ
إِنْ تَلْقَهُ الْأُسْدُ فِي آجَامِهَا تَجِمِ

اور جس شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید و نصرت ہو اگر اس کے سامنے جنگلوں کے شیر بھی آجائیں تو وہ خوف کی وجہ سے خود بخود بھاگ جائیں گے۔

۱۳۷ وَلَنْ تَرَى مِنْ وَلِيٍّ غَيْرِ مُنْتَصِرٍ
بِهِ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرِ مُنْقَصِمِ

اور تو ہرگز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دوست نہیں دیکھے گا کہ جو آپ کی مدد سے فتح مند نہ ہو اور آپ کا مخالف کوئی ایسا نہ ہوگا جو شکستہ حال نہ ہو۔

۱۳۸ أَحَلَّ أُمَّتَهُ فِي حِرْزِ مِلَّتِهِ
كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْأَشْبَالِ فِي أَجَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو ایک مضبوط قلعہ میں لے لیا ہے جس طرح کہ جنگل کا شیر اپنے بچوں کو اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔

۱۳۹ كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللهِ مِنْ جَدَلٍ
فِيهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

قرآن پاک نے بارہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جھگڑنے والوں کو نیچا دکھایا اور بعض اوقات معجزات نے بدترین دشمنوں کو مغلوب کر دیا۔

١٤٠ كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّأْدِيبِ فِي الْيُتُمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ جاہلیت میں امی ہو کر عالم ہونا اور یتیم رہ کر صاحب ادب ہونا یقینی معجزہ ہے۔

## اَلْفَصْلُ التَّاسِعُ

## فِي التَّوَسُّلِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٤١ خَدَمْتُهُ بِمَدِيحٍ أَسْتَقِيلُ بِهِ
ذُنُوبَ عُمْرٍ مَضَى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں یہ نذرانہ عقیدت اس لیے پیش کیا ہے کہ میں اس کے ذریعے اپنی عمر بھر کے ان گناہوں کو معاف کرواؤں جو شعر و شاعری اور امراء کی ملازمت میں سرزد ہوئے ہیں

١٤٢ إِذْ قَلَّدَانِيَ مَا تُخْشَى عَوَاقِبُهُ
كَأَنَّنِي بِهِمَا هَدْيٌ مِنَ النَّعَمِ

کیوں کہ شاعری اور شاہی ملازمت نے میرے گلے میں ایک ایسے امر کو بطور قلادہ کے ڈال دیا ہے جس کے بُرے نتائج سے ڈر لگتا ہے گویا کہ میں ان دونوں کے ساتھ قربانی کا اونٹ ہوں۔



١٤٣ أَطَعْتُ غَيَّ الصِّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ وَمَا
حَصَّلْتُ إِلَّا عَلَى الْآثَامِ وَالنَّدَمِ

میں شاعری اور ملازمت کی حالت میں جوانی کے دور میں جہالت کے تابع رہا اور مجھے گناہوں اور پشیمانی کے سوا کچھ نہ حاصل ہوا اور اس سے مجھے گناہوں اور ندامت کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔

١٤٤ فَيَا خَسَارَةَ نَفْسِي فِي تِجَارَتِهَا
لَمْ تَشْتَرِ الدِّينَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسُمِ

اے لوگو میرے نفس کی تجارت کے خسارے کو دیکھو کہ اس نے نہ تو دنیا کے عوض میں دین خریدا اور نہ اس کے خریدنے کا ارادہ کیا۔

١٤٥ وَمَنْ يَبِعْ آجِلًا مِنْهُ بِعَاجِلِهِ
يَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِي بَيْعٍ وَفِي سَلَمِ

جس شخص نے اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے میں بیچ ڈالا تو کچھ شک نہیں کہ اس نے بیع اور سلم میں بہت بڑا نقصان اٹھایا ہے۔

١٤٦ إِنْ آتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِي بِمُنْتَقِضٍ
مِنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِي بِمُنْصَرِمِ

اگرچہ میں گناہوں کا مرتکب ہوا ہوں تاہم میرا جو عہد و پیمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے وہ ٹوٹنے والا نہیں اور نہ میری امید کی رسی کٹ جانے والی ہے۔

١٤٧ فَاِنَّ لِیْ ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِيَتِیْ
مُحَمَّدًا وَّهُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

بے شک میرا نام محمد ہونے کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خاص نسبت وعدہ رکھتا ہے اور آپ تمام دنیا میں سب سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والے ہیں۔

١٤٨ اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِیْ مَعَادِیْ اٰخِذًا بِيَدِیْ
فَضْلًا وَّاِلَّا فَقُلْ يَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

اگر عالم عقبیٰ میں ازراہ مہربانی و پیمان مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دستگیری میسر نہ آئی تو پھر مجھے کہنا چاہیئے ہائے لغزش قدم اور اگر آپ نے میری دستگیری کی تو مجھے کہنا چاہیئے ثبات قدم من

١٤٩ حَاشَاهُ اَنْ يُّحْرَمَ الرَّاجِیْ مَكَارِمَهٗ
اَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمِ

یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ کی ذات اقدس سے فیض و کرم کی امید لگانے والا محروم رہ جائے یا آپ کے دامان رحمت میں پناہ لینے والا بے احترام واپس آئے۔

١٥٠ وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْكَارِیْ مَدَائِحَهٗ
وَجَدْتُّهٗ لِخَلَاصِیْ خَيْرَ مُلْتَزِمِ

میں جب سے اپنے افکار کو حضور علیہ السلام کی نعت کے لیے وقف کر دیا ہے تب سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کا معاون پایا ہے۔



١٥١ وَلَنْ يَّفُوْتَ الْغِنٰی مِنْهُ يَدًا تَرِبَتْ
اِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِی الْاَكَمِ

اور آپ کی سخاوت کسی محتاج کے ہاتھ کو خالی نہیں رہنے دیتی کیوں کہ بارش ٹیلوں پر بھی سبزے کو اگا دیتی ہے۔

١٥٢ وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِی اقْتَطَفَتْ
يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا اَثْنٰی عَلٰی هَرِمِ

میں اس قصیدہ سے دنیاوی مال کا خواہش مند نہیں جو زہیر نے ہرم بن سنان کی مدح سے حاصل کیا بلکہ آخرت میں حضور کی شفاعت کا خواہاں ہوں۔

## اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ
## فِی الْمُنَاجَاتِ وَعَرْضِ الْحَالِ

١٥٣ يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے سب سے مکرم حادثات کے وقت میرے پاس کوئی اور نہیں جس کے پاس جا کر پناہ لوں یعنی قیامت کو آپ ہی کے دامن میں پناہ ملے گی۔

١٥٤ وَلَنْ يَّضِيقَ رَسُولَ اللهِ جَاهُكَ بِيْ
إِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ منتقم کی صفت میں جلوہ گر ہوگا آپ کے مرتبے کی وسعت میرا ضرور خیال رکھے گی۔

١٥٥ فَإِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

دنیا و آخرت کی بخشش آپ ہی کی وجہ سے معرضِ وجود میں آئیں اور لوح و قلم کا علم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا حصّہ ہے۔

١٥٦ يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِيْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ
إِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

اے نفس اس خیال سے کہ تیرے گناہ بڑے ہیں ناامید نہ ہو کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش کے آگے بڑے گناہ مثل چھوٹے گناہوں کے ہیں۔

١٥٧ لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّيْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا
تَأْتِيْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

امید ہے کہ میرے رب کی رحمت جب آخرت میں تقسیم کی جائے گی تو وہ ضرور گناہوں کی مقدار کے برابر ہی حصے میں آئے گی۔

١٥٨ يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِيْ غَيْرَ مُنْعَكِسٍ
لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِيْ غَيْرَ مُنْخَرِمِ

اے میرے پروردگار جو امید میں نے تیرے ساتھ وابستہ کی ہوئی ہے اسے رد نہ کر اور میرے یقین کو جو تیری رحمت کے متعلق ہے پورا کردے۔

١٥٩ وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهٗ
صَبْرًا مَتٰى تَدْعُهُ الْأَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

اے میرے اللہ دونوں جہان میں اپنے بندہ پر مہربانی کر کیوں کہ صبر و برداشت کی تو یہ حالت ہے کہ خوف اسے مقابلہ کی دعوت دیتا ہے تو وہ بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔

١٦٠ وَأْذَنْ لِّسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَائِمَةً
عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

اے میرے اللہ اپنی رحمت کے بادلوں کو حکم دے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت کی بارش کریں اور ہمیشہ برستے رہیں۔

١٦١ ثُمَّ الرِّضَا عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرٍ
وَّعَنْ عَلِيٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ

پھر راضی ہو اللہ ان سے حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ جو عزت والے ہیں۔

وَالْآلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ
۱۶۲ اَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

اور رحمت کے بادل ہمیشہ صحابہ کرام تابعین تبع تابعین اہل تقویٰ اور پاکباز اور صاحب علم و کرم پر برستے رہیں۔

مَارَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبَا
۱۶۳ وَاَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِى الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ

اور یہ رحمت ان پر اس وقت تک ہوتی رہے جب تک کہ درخت بان کی شاخیں بادِ صبا سے ملتی رہیں اور حُدی خوان سواری کے اونٹوں کو سُریلے نغموں سے سرور میں لاتا رہے۔

فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا
۱۶۴ سَاَلْتُكَ الْخَيْرَ يَاذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

اے اللہ تو صاحب جود و کرم ہے تجھ سے دعا کرتے ہیں اس قصیدہ کے مصنف اور پڑھنے والوں کو بخش دے۔